روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | بدھ ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، ۲۷ امان ۱۳۷۰ ہش، ۲۷ مارچ ۱۹۹۱ء | نمبر ۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید جس سینے میں ہو اس میں کوئی عصبیت جگہ نہیں پا سکتی

"توحید تو کل عالم کو اکٹھا کرنے والی طاقت ہے۔ توحید جس کے سینے میں سما جائے اس میں کوئی عصبیت جگہ نہیں پا سکتی۔ یہ ایک بنیادی غیر مبدل قانون ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ ہمارے تبصروں میں خواہ کیسی ہی تلخی ہو وہ حق پر مبنی تبصرے ہوں گے اور آج نہیں تو کل دنیا ہماری تائید کرے گی۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"مَیں کہتا ہوں کہ تلاشِ اسباب بھی بذریعہ دعا کرو۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ جب مَیں تمہیں تمہارے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کا ایک قائم کردہ سلسلہ امدادِ باہمی اور کامل رہنما سلسلہ دکھاتا ہوں۔ تم اس سے انکار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب کو اور بھی صاف کرنے اور وضاحت سے دنیا پر کھول دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ دنیا میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا اور قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت ان رسولوں کو باقی نہ رہنے دے۔ مگر پھر بھی ایک وقت ان پر آتا ہے کہ وہ (اللہ کے راستے میں میرا مددگار کون ہے؟) (الصّف: ۱۵) کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹکڑ گدا فقیر کی طرح صدا دیتے ہیں؟ نہیں (اللہ کے راستے میں میرا مددگار کون ہے؟) کہنے کی بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعایتِ اسباب سکھانا چاہتے ہیں جو دعا کا ایک شعبہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ پر ان کو کامل ایمان اور اُس کے وعدوں پر پورا یقین ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰)

سانحہ ارتحال

مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف لکھتے ہیں:

میرے تایا زاد بھائی محمد صادق کی بیوہ کا بائی پاس آپریشن گیارہ مارچ کو جرمنی میں ہوا۔ آپریشن کے بعد شوگر بھی کنٹرول نہ ہو سکی۔ اور دل نے بھی صحیح کام نہ کیا۔ تمام انسانی تدبیروں کے باوجود عزیزہ اُنیس (۱۹) مارچ کو جرمنی میں وفات پا گئیں۔

احباب کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بچوں کا کفیل ہو۔ ہم سب کو صبرِ جمیل اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے۔

○ مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ نارووال کی والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد امین صاحب امرتسری دارالرحمت وسطی۔ ربوہ اچانک دل کا دورہ پڑنے سے مورخہ ۲۱۔ مارچ کو بعمر ۶۴ سال وفات پا گئیں۔

۲۲۔ مارچ کو نماز فجر کے بعد بیت الناصر میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوفہ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون میں خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق سے نوازے۔

درخواست دعا

خاکسار کی ہمشیرہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ چوہدری مقبول احمد کاہلوں صاحب اچانک زیادہ بیمار ہو گئی ہیں۔ انہیں مزید علاج کے لئے راولپنڈی لے جایا گیا ہے۔ احباب سے ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری مبارک مصلح الدین احمد)

اللہ تعالیٰ کا وہی محبوب ہے جو اس سے زندہ تعلق رکھتا ہو

اقتباس از خطاب فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"مَیں اس بات کی وضاحت کے لئے تمہیں ایک مثال بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ پاکستان میں ہماری ایک احمدی بہن تھیں جنگ کے دن تھے۔ ۱۹۶۵ء کا زمانہ تھا۔ اس کا ایک بیٹا سیالکوٹ کے محاذ پر تھا۔ ماں کی مامتا متفکر تھی۔ اس نے رات کو مصلّٰی بچھایا اور اپنے خدا کے حضور عاجزانہ دعا شروع کی کہ اے میرے رب تُو میرے بچے کی حفاظت کر اور مجھے تسلی اور تسکین دے۔ اس پر پہلے اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ خبر دی کہ ہم نے پاکستان کی حفاظت کا انتظام کر دیا ہے۔ مَیں مفہوم بتاؤں گا۔ اصل الفاظ تو اس وقت میرے ذہن میں نہیں۔ ۱۹۶۵ء میں جنگ کے زمانہ میں یہ رپورٹ میرے پاس آئی تھی۔ اس نے کہا اے میرے ربّ مَیں تیرا شکر تو ادا کرتی ہوں کہ تُو نے پاکستان کی حفاظت کا انتظام کر دیا ہے۔ لیکن جہاں تک میرے بچے کا تعلق ہے میری تسلی نہیں ہوئی کیونکہ پاکستان کی حفاظت میں بہت سے محبانِ وطن شہید بھی ہوں گے اور پاکستان کی حفاظت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا مجھے تو فکر ہے اپنے بچے کی۔ اس کے متعلق مجھے بتایا جائے۔ چنانچہ وہ مزید دعاؤں میں لگی رہی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے یہ بتایا کہ ہم نے سیالکوٹ کے محاذ پر فرشتوں کو نازل کیا ہے اور وہ وہاں محاذ کی حفاظت کریں گے۔ اس بہن کے دل میں پھر شکر کے جذبات پیدا ہوئے لیکن اس نے کہا اے میرے ربّ۔ اب بھی میری تسلی نہیں ہوئی۔ میرے بچے کے متعلق بتایا جائے جس کے متعلق مَیں فکر مند ہوں۔ تب ایک ہی رات میں تیسری دفعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم سے اس کو یہ بتایا کہ تیرے بیٹے کی حفاظت کا بھی انتظام کر دیا گیا ہے۔ اس نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ مَیں نے اس عیسائی عورت کو کہا کہ دیکھو اس میں دو چیزیں ہیں ایک تو اللہ تعالیٰ نے ایک رات میں تین دفعہ محض اپنے فضل و کرم سے ہماری اس بہن کو اس جنگ کے متعلق خبریں دیں اور اسے یہ بھی بتایا کہ تیرے بیٹے کی حفاظت کا انتظام کر دیا گیا ہے لیکن میرے نزدیک اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اس بہن کو بتایا کہ تیرے بیٹے کی حفاظت کا انتظام کر دیا گیا ہے تو ساتھ ہی اس کے دل میں سکون اور اطمینان اور بشاشت کا احساس بھی پیدا کیا اور اس نے کہا کہ میرا قادر و توانا خدا جب یہ کہتا ہے کہ میرے بیٹے کی حفاظت کا انتظام کر دیا گیا ہے تو پھر مجھے فکر کی ضرورت نہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت اور ہندوستان کا کوئی گولہ یا گولی اسے ہلاک نہیں کر سکتی تو یہ اطمینان جو اس کے دل میں پیدا ہوا اپنے قادر و توانا خدا

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷ - امان ۱۳۷۰ ہش ـــــ ۲۷ - مارچ ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

۱ـــ جبکہ رُوح بھی ہمہ نیستی اور تذلّل تام ہو کر آستانۂ الوہیت پر گرے اور جو زبان بولتی ہے روح بھی بولے اس وقت ایک سُرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔

۲ـــ اللہ تعالیٰ سے اصلاح چاہنا اور اپنی قوت خرچ کرنا یہی ایمان کا طریق ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو یقین سے اپنا ہاتھ دعا کے لئے اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا ردّ نہیں کرتا۔ پس خدا سے مانگو اور یقین اور صدق نیّت سے مانگو۔

۳ـــ میری نصیحت پھر یہی ہے کہ اچھے اخلاق ظاہر کرنا اپنی کرامت ظاہر کرنا ہے۔

۴ـــ یاد رکھو کہ کامیابیاں اور یہ خوشیاں دائمی نہیں ہوتی ہیں بلکہ ان کے ساتھ دل لگاؤ گے تو سخت حرج ہوگا اور رفتہ رفتہ ایک وقت آ جاتا ہے کہ ان خوشیوں کا زمانہ تلخیوں سے بدلنے لگتا ہے۔

۵ـــ کامیابی ایک قسم کی زندگی ہوتی ہے۔ جب کسی کو اپنے کامیاب ہونے کی خبر پہنچتی ہے تو اس میں جان پڑ جاتی ہے اور گویا نئی زندگی ملتی ہے۔ اور اگر ناکامی کی خبر آ جائے تو زندہ ہی مر جاتا ہے۔ اور بسا اوقات بہت سے کمزور دل آدمی ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔

۶ـــ ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوّت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیلیٔ اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔

۷ـــ یہ ایک مدامی اور زندہ کرامت ہے۔ انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دُور تک پہنچتا ہے۔

۸ـــ وہ وہ خدا ہے کہ اپنے محبوّں پر برکات نازل کرتا ہے۔ اور ان کو محسوس کرا دیتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے یہاں تک کہ ان کے کلام میں۔ ان کے لبوں میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگ ان کے کپڑوں اور ان کی ہر بات سے برکت پاتے ہیں۔

۹ـــ توبہ کی انتہا فنا ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں۔

۱۰ـــ توبہ دراصل حصولِ اخلاق کے لئے بڑی محرّک اور مؤیّد چیز ہے۔

ایران کا کردار ذرا غور سے دیکھو
اسلام کا حامی ہے مسلماں کا طرفدار۔
ہے امن کی خواہش تو سمجھ جائیں سبھی لوگ
درکار ہیں دنیا کو کچھ ایسے ہی وفادار

ابوالاقبال

منظوم فارسی کلام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حمد و شکرِ آں خدائے کردگار!

(اُس خدائے کردگار کی حمد اور شکر واجب ہے)

حمد و شکرِ آں خدائے کردگار ـــ کز وجودش ہر وجودے آشکار
اُس خدائے کردگار کی حمد اور شکر واجب ہے جس کے وجود سے ہر چیز کا وجود ظاہر ہوا

ایں جہاں، آئینہ دارِ رُوئے او ـــ ذرّہ ذرّہ، رہ نماید سُوئے او
یہ جہاں اُس کے چہرہ کے لئے آئینہ کی طرح ہے ذرّہ ذرّہ اسی کی طرف راستہ دکھاتا ہے

کرد، در آئینۂ ارض و سما ـــ آں رُخِ بے مثل خود جلوہ نما
اُس نے زمین و آسمان کے آئینہ میں اپنا بے مثل چہرہ دکھلایا ہے

ہر گیاہے، عارفِ بُنگاہِ اُو ـــ دستِ ہر شاخے، نماید راہِ اُو
گھاس کا ہر پتہ اس کے کون و مکاں کی معرفت رکھتا ہے اور درختوں کی ہر شاخ اسی کا راستہ دکھاتی ہے

مہر و ماہ و انجم و خاک آفرید ـــ صد ہزاراں کرد، صنعتہا پدید
اُس نے چاند سورج ستارے اور زمین کو پیدا کیا اور اس نے لاکھوں صنعتیں ظاہر کر دیں

ایں ہمہ صنعش کتابِ کارِ اوست ـــ بے نہایت اندریں اسرارِ اوست
اس کی یہ تمام صنّاعیاں اس کی کاریگری کا دفتر ہیں اور ان میں اس کے بے انتہا اسرار ہیں،

ایں کتابے پیشِ چشمِ ما نہاد ـــ تا از و راہِ ھدیٰ داریم یاد
نیچر کی کتاب اس نے ہماری آنکھوں کے سامنے رکھ دی تاکہ اس کی وجہ سے ہم ہدایت کا راستہ یاد رکھیں

خلّاقِ سمٰوات و زمیں ہے اللہ
بے جہت ہے محدود نہیں ہے اللہ
ڈھونڈو تو کسی سمت نہیں اُس کا سُراغ
پا جاؤ تو شہ رگ سے قریں ہے اللہ

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) ـــــ

علمی مسائل

حضرت ابراہیمؑ نے چونکہ اللہ تعالیٰ پر ایک بہت بڑی امید کا اظہار کیا تھا۔ اس لئے آپ نے سمجھا کہ اب میرا فرض ہے کہ خود بھی اس کے آستانہ پر جھک جاؤں اور اس سے دعا کروں کہ وہ میری اس خواہش کی تکمیل کے سامان پیدا فرمائے اور مجھے ایسی توفیق بخشے کہ میں اس کے پیغام کو احسن طریق پر لوگوں کو پہنچاتا چلا جاؤں۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی۔ کہ اے میرے ربا مجھے حکم عطا فرما اور مجھے نیک اور پاک لوگوں میں شامل کر دے۔ حکم کے اصل معنے جیسے کہ امام راغبؒ نے اپنی مشہور کتاب مفردات میں لکھا ہے۔ اصلاح کی خاطر کسی کام سے روکنے کے ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے جانور کی لگام کو حَکَمَۃٌ کہتے ہیں کیونکہ اس کے ذریعے جانور کو روکا جاتا ہے۔ اور اَلْحُکْمُ بِالشَّیْءِ کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ کسی امر کے متعلق یہ فیصلہ کرنا کہ اسے کس طرح سرانجام دیا جائے۔ خواہ وہ بات دوسروں پر واجب کی جائے یا نہ کی جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی حکم کا لفظ صرف کسی فیصلہ پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ اس بات پر بھی دلالت کیا کرتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی معقول وجہ کام کر رہی ہے۔ چنانچہ اسی سے حکمت کا لفظ نکلا ہے جس کے معنے فلسفہ کے ہیں۔ پس حکم کا لفظ صرف زور اور طاقت کے ساتھ کوئی بات منوانے کے لئے نہیں آتا بلکہ یہ بھی بتاتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی اہم مقصد کام کر رہا ہے اور اس پر عمل کرنے میں خود انسان کا اپنا فائدہ ہے۔ بلا سوچے سمجھے محض اپنی حکومت جتانے کے لئے کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کی بعثت کا اہم مقصد خدا تعالیٰ کی توحید پھیلانا تھا۔ اور اس مقصد کے حصول میں اسی صورت میں کامیابی ہو سکتی تھی جبکہ آپ کی ہر بات حکمت کے ساتھ تعلق رکھتی ہو اور وہ دلوں کی گہرائیوں میں اتر جانے والی ہو اس لئے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ الٰہی! تو مجھے ایسی تعلیم عطا فرما جس کی کوئی بات حکمت کے خلاف نہ ہو۔ تاکہ لوگ اس کو بشاشت قلب کے ساتھ قبول کریں۔ اور اشاعت ہدایت کے راستے کھلتے چلے جائیں۔ مفسرین میں سے بعض نے اس جگہ حکم سے نبوت اور رسالت مراد لی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اسی جگہ حکم سے علم و فہم مراد ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے احکام کی معرفت مراد ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اس جگہ حکم سے مراد لوگوں کے درمیان سچائی کے ساتھ فیصلہ کرنے کی طاقت ہے۔ یہ تمام توجیہات صرف اس وجہ سے کی گئی ہیں کہ مفسرین نے سیاق کلام کو مدِنظر نہیں رکھا اور جو کچھ کسی کے ذہن میں آیا۔ وہ اس نے معنے کر دیئے۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں حکم کا لفظ مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ بعض جگہ حکم کا لفظ حکومت اور غلبہ کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (جاثیہ رکوع ۲) ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب حکومت اور نبوت بخشی تھی۔ اسی طرح فرماتا ہے کسی انسان کے یہ شایانِ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے کتاب اور حکومت اور نبوت دے اور وہ یہ کہنے لگ جائے کہ تم خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔ (آل عمران رکوع ۸) بعض جگہ حکم کا لفظ فیصلہ کرنے کی فراست کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسے حضرت یوسفؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (یوسف رکوع ۲) جب وہ اپنی قوت اور مضبوطی کی عمر کو پہنچا تو ہم نے اُسے فیصلہ کرنے کی فراست بخشی اور اپنے پاس سے علم عطا فرمایا۔ بعض جگہ حکم کا لفظ صرف فیصلہ کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (مائدہ رکوع ۷) کیا یہ لوگ کلام الٰہی کے نازل ہونے سے پہلے کے فیصلہ کو پسند کرتے ہیں یا فرماتا ہے (انعام رکوع ۸) اچھی طرح سن لو کہ فیصلہ اسی کے اختیار میں ہے اور وہ حساب لینے والوں میں سے سب سے جلدی حساب لینے والا ہے بعض جگہ حکم کا لفظ احکام الٰہیہ اور تعلیم مذہبی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (مائدہ رکوع ۶) وہ لوگ تجھے کس طرح حکم بنا سکتے ہیں۔ جب کہ ان کے پاس تورات موجود ہے۔ جو خود ان کے نزدیک احکام الٰہی اور مذہبی تعلیم پر مشتمل ہے۔ بعض جگہ حکم کا لفظ عہدہ نبوت کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ فرماتے ہیں (شعراء رکوع ۲) اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم یعنی عہدہ نبوت عطا فرمایا ہے اور مجھے رسولوں میں سے ایک رسول بنایا۔ غرض حکم کا لفظ قرآن کریم میں مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ اس جگہ سیاق کلام بتا رہا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے دل اور دماغ پر یہ بات حاوی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جس مقصد کے لئے مبعوث فرمایا ہے وہ بخیر و خوبی پایہ تکمیل تک پہنچے اور کوئی ایسی خرابی پیدا نہ ہو جو اس روحانی عمارت کو متزلزل کرنے والی ہو۔ جس کی بنیادوں کو استوار کرنے کے لئے مجھے کھڑا کیا گیا ہے اور چونکہ یہ کام الٰہی مدد کے بغیر سرانجام نہیں دیا جا سکتا تھا۔

اس لئے آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کی کہ الٰہی تو مجھے خود غلبہ عطا فرما۔ تو خود مجھے دینی معاملات میں صحیح فیصلہ کرنے کی فراست عطا فرما اور خود مجھے ان احکام کے نفاذ کی طاقت بخش جن کو قبول کرنے کے لئے فطرت صحیحہ خود بخود دوڑتی چلی آئے۔ گویا تیرے احکام کو لوگ قبول تو کریں۔ مگر ڈنڈے کے زور سے نہیں بلکہ اس لئے کہ خود ان کی عقل اور ان کی فطرت ان احکام کی عظمت اور برتری کو تسلیم کرتی ہو۔ اور اے میرے رب مجھے نیک اور پاک لوگوں میں شامل فرما۔ اس دعا میں یہ بات غور کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی کے منہ سے جس کی نجات اور جس کا قرب یقینی ہے۔ یہ دعا جاری ہوئی ہے اگر تو کسی ایسے شخص کی زبان پر یہ دعا جاری ہوتی جس کی نجات اور جس کا قرب غیر یقینی ہوتا تو کہا جا سکتا تھا کہ اس نے یہ دعا اپنی نجات اور اپنے قرب کے لئے مانگی ہے۔ کیونکہ اس کی نجات یا قرب یقینی نہیں تھا۔ لیکن انبیاء کے متعلق یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا کہ ان کی نجات غیر یقینی ہے۔ اگر انبیاء کی نجات یقینی نہ ہو اور اگر انبیاء کا قرب یقینی نہ ہو تو پھر دنیا میں کسی کی نجات اور کسی کا قرب بھی یقینی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے مامور اور اس کے مرسل تو وہ لوگ ہیں جو اپنے دعویٰ سے پہلے ہی نجات یافتہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ نجات یافتہ نہ ہوں تو دوسروں کو نجات دلانے کے لئے وہ کس طرح کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ان کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کی نجات کے لئے کھڑا ہونا بتاتا ہے۔ کہ وہ پہلے ہی نجات یافتہ ہوتے ہیں۔ جب انبیاء کی یہ حالت ہوتی ہے اور حضرت ابراہیمؑ بھی خدا تعالیٰ کے ایک نبی تھے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ شخص جو دنیا کا رہنما بنا کر بھیجا گیا۔ جس کے متعلق لوگوں کو یہ کہا گیا کہ اگر تم نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کی اقتدا کرو۔ اس نے یہ دعا کیوں کی کہ مجھے صالحین کے ساتھ شامل کیجیو۔ کیا اس دعا کے یہ معنے ہیں کہ وہ (اللہ بچائے) صالحین میں سے نہیں تھے یا اس کا کوئی اور مفہوم ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض دفعہ لفظ تو ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر مواقع اور حالات کے اختلاف کی وجہ سے دوسری جگہ اس کا مفہوم بالکل بدل جاتا ہے۔ اس کی موٹی مثال یوں سمجھ لو کہ عام طور پر جس قد و قامت کو میانہ قرار دیا جاتا ہے۔ بعض ممالک میں اس کو چھوٹا یا لمبا سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً ناروے کے لوگ انگلستان اور دوسرے کئی ممالک کے باشندوں سے بہت لمبے ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ناروے کی دو پادری عورتیں سیر و سیاحت کی غرض سے ہندوستان میں آئیں تو وہ دونوں اتنی لمبی تھیں کہ عام آدمیوں سے وہ ڈیڑھ ڈیڑھ بالشت اونچی تھیں۔ اب یہ تو نہیں تھا کہ ناروے والوں نے سارے ملک میں سے چھانٹ کے انہی دو عورتوں کو بھیجا تھا۔ تاکہ ان کے قد کی لمبائی کا دوسروں پر اثر ہو۔ بلکہ ناروے کی ساری آبادی ہی لمبے قد والی ہے۔ پس لمبائی کا معیار ناروے میں جا کر بالکل بدل جائے گا۔ مثلاً ایک شخص جس کا قد ۵ فٹ ۶ انچ ہو وہ ہمارے ہاں میانے قد والا کہلائے گا۔ لیکن نیپال کے علاقے میں وہ لمبا کہلائے گا اور ناروے میں جا کر وہ ٹھگنا کہلائے گا۔ اسی طرح رنگ کو لے لو۔ ہمارے ہاں جس آدمی کا رنگ ذرا سا بھی اجلا ہو اس کو گورا کہنے لگ جاتے ہیں۔ مگر انگلستان والے اس کو کالا کہیں گے۔ اور پھر وہی شخص جب حبشیوں میں جائے گا۔ تو اس کو سفید کہا جائے گا۔ بلکہ حبشیوں میں تو جس شخص کو ہم سانولے رنگ والا کہتے ہیں اسے بھی سفید رنگ والا کہا جاتا ہے۔ ہمارے سابق مربی افریقہ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کا رنگ سفید نہیں تھا۔ بلکہ گندم گوں تھا لیکن جب وہ افریقہ گئے تو وہاں ان کو حبشی لوگ سفید رنگ والا کہتے تھے۔ اور وہ کہا کرتے تھے کہ ہمارے ہاں بزرگوں کی یہ پیشگوئیاں موجود ہیں کہ جب ہمارے ملک میں سفید رنگ والا مربی آئے گا تو بہت زیادہ ترقی ہوگی۔ پس جس طرح رنگ اور قد کے معنے مختلف علاقوں میں بدلتے رہتے ہیں اسی طرح صالح کے معنے بھی مختلف حالات میں بدل جاتے

باقی صٓ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ کی حکمت و فلسفہ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزے ڈھال ہیں پس (روزہ کی حالت میں) نہ کوئی شہوانی بات کرے اور نہ جہالت اور نادانی کرے اور اگر کوئی اس سے لڑائی یا گالی گلوچ کرے تو وہ کہے "میں روزہ دار ہوں"۔ "میں روزہ دار ہوں"۔ تشریح: روزوں کی فلاسفی قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ تم جسمانی اخلاقی اور روحانی ہر قسم کی کمزوریوں اور بیماریوں سے بچو۔ یہی مطلب اس حدیث کا ہے۔ کہ روزہ انسان کو ہر قسم کی برائیوں سے بچانے کے لئے بطور ڈھال ہے۔ بعض دوسری احادیث میں اس کی مزید وضاحت ہے۔ حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ روزے آگ سے بچانے کے لئے ڈھال ہیں۔ اس ڈھال کی طرح جو تم میں سے کسی کو جنگ کے دوران دشمن کے حملہ سے بچاتی ہے۔ (ابن ماجہ) اور حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح سے روایت ہے۔ روزہ اس وقت تک ڈھال کا کام دیتا ہے جب روزہ دار خود اس ڈھال کو گزند نہ پہنچائے اور اس میں کوئی ٹوٹ پھوٹ اور رخنہ نہ ہونے دے (نسائی)

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت۔ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے کے لئے حصن حصین ہے۔ (مسند احمد) ایک روایت میں ہے کہ روزہ آگ سے اور زمانہ کی تکالیف اور ہلاکتوں سے بچانے کے لئے بطور ڈھال کے ہے۔ ایک اور روایت ہے کہ روزہ خدا کے عذاب سے بچانے کے لئے ڈھال ہے۔

(جامع الصغیر)

خلاصہ یہ ہے کہ جو انسان روزہ کی پوری طرح حفاظت کرتا ہے۔ اور پوری شرائط سے یہ عبادت بجا لاتا ہے۔ تو گویا یہی روزہ اس کے روحانی دشمن شیطان کے خلاف ایک ڈھال کے طور پر بن جاتا ہے۔ یہ ڈھال روزہ دار کے پاس موجود ہوتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ اسے استعمال کرے۔ اور اس کا طریق اس حدیث میں یہ بتایا ہے۔ کسی برائی کے خیال یا جہالت کی بات یا لڑائی کے وقت روزہ کی ڈھال کو کام میں لاؤ۔ اور نہایت قوت اور ہمت سے کہو کہ میں اس برائی میں ملوث نہ ہوں گا۔ میں اس لڑائی اور گالی گلوچ سے کنارہ کش رہوں گا۔ کیونکہ میں روزہ دار ہوں اگر اس طور پر انسان اس ڈھال کو استعمال کرے تو اسے نہ صرف دنیا کی ہلاکتوں سے جسمانی اخلاقی اور روحانی حملوں سے روزہ محفوظ رکھتا ہے۔ بلکہ اس کے نتیجے میں وہ جہنم کی آگ سے بھی محفوظ رہتا ہے اور ایک ہمیشہ کی مستقل ڈھال انسان کے لئے بن جاتا ہے۔

کتنی مبارک اور قیمتی ہے یہ ڈھال کاش یہ ڈھال ہر شخص کو حاصل ہو جائے۔ تو معاشرہ کتنا پاک صاف ہو جائے۔ یہی مطلب ان احادیث کا ہے۔ جس میں فرمایا ہے کہ جو شخص شادی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے۔ روزے اسے گناہوں سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہیں (بخاری)

دوسری امتوں اور مذاہب میں نفس کشی کے مختلف طریقے رہبانیت وغیرہ پائی جاتی تھی۔ اسلام نے اس سے روکا ہے۔ لیکن اس کا بہترین متبادل روزہ کو قرار دیا فرمایا میری امت کی نفس کشی کا ذریعہ روزے ہیں لیکن جب بعض صحابہ کرامؓ نے روزہ کو بھی رہبانیت کا ذریعہ بنانا چاہا اور ساری عمر مسلسل روزے رکھنے کے عہد کئے تو آپؐ نے [illegible] ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھنے کی اجازت دی۔ (ترمذی) اور بعض صحابہؓ کو ارشاد فرمایا کہ روزہ خدا کا حق ہے صرف اس کی ادائیگی تمہارے ذمے نہیں۔ بلکہ اور بھی حقوق ہیں ان کو بھی ادا کرو۔ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ جسم کا بھی حق ہے بیوی کا بھی حق ہے۔ پس سب حق داروں کو ان کے حق ادا کرو۔ (بخاری)

الغرض روزوں سے ڈھال ہونے سے مقصد یہ ہے کہ انسان گناہ آلود زندگی سے بچ جائے۔ حضرت انسؓ کی روایت ہے رمضان کا نام رمضان اس لئے رکھا گیا۔ کہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ کیونکہ رمض کے معنے تپش اور جلن کے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں۔ رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت تو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عرب کے لئے خصوصیت نہیں ہو سکتی روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صـ۲۰۹)

حدیث میں ہے روزوں سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ ایک آدمی کا فتنہ جو اس کے اہل و عیال اور مال اور ہمسائے کی وجہ سے پیدا ہو۔ نماز روزے اور صدقہ اس کا کفارہ ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

پھر روزہ جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کو (پاک کرنے کے لئے اس کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی (ظاہری و باطنی) زکوٰۃ اور پاکیزگی کا ذریعہ روزہ ہے۔

(ابن ماجہ)

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ تم روزے رکھا کرو۔ صحت مند رہو گے۔ (جامع الصغیر) نیز ارشاد ہے کہ صبر کے مہینے یعنی رمضان کے روزے سینے کی گرمی اور کدورت دور کرتے ہیں۔

(جامع الصغیر)

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔

روزے کئی قسم کی امراض سے نجات دلانے کا موجب بن جاتے ہیں۔ آج کل کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بڑھاپا یا ضعف آتے ہی اسی وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں۔ اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔

(سورۃ البقرہ صـ۳۷۵)

پس روزہ جہاں جسمانی کمزوریوں کیلئے بطور ڈھال کے کام دیتا ہے روحانی لحاظ سے بھی ڈھال بنا کر انسان ہر قسم کے شر سے بچ سکتا ہے۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) (تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔) فرماتے ہیں دوسرا اشارہ اس امر کی طرف کیا گیا ہے کہ اس ذریعے سے اللہ تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اتقا کے معنے ہیں ڈھال بنانا۔ نجات کا ذریعہ بنانا۔ پس اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ تم پر روزے رکھنے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لو اور ہر شر اور ہر چیز کے فقدان سے محفوظ رہو ضعف دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ انسان کو کوئی شر پہنچ جائے اور دوسرے یہ کہ کوئی نیکی اس کے ہاتھ سے جاتی رہے۔ اتقاء ان دونوں باتوں پر دلالت کرتا ہے۔ اور متقی وہ ہے جسے ہر قسم کی خیر مل جائے۔ اور وہ ہر قسم کی ذلت اور شر سے محفوظ رہے۔

(البقرہ صـ۳۷۴)

صوفیاء کہتے ہیں کہ تصوف کی جان کم بولنا کم کھانا اور کم سونا ہے۔ اور رمضان کا مہینہ اس تصوف کا خلاصہ اور نچوڑ اپنے اندر رکھتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) روزہ کی فلاسفی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اور اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بلکہ ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے۔

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

نیز فرمایا بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

روزہ اصلاح نفس کا بہترین ذریعہ ہے حضرت امام جماعت الاول (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔ (تاکہ تم رُشد حاصل کرو) سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ کو رُشد سے بھی خاص تعلق ہے اور اس کا ذریعہ خدا پر ایمان اور اس کے احکام کی اتباع اور دعا کو قرار دیا ہے اور یہی باتیں ہیں جن سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) حکمت پر مبنی یہ تحریک فرمایا کرتے تھے "ہر رمضان المبارک میں انسان کو کوئی ایک برائی بہر حال چھوڑنے کا عہد کرنا چاہیئے"

اور واقعی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رمضان کے بابرکت مہینہ میں کسی برائی کو

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ______ نون ۔ سین

یاسر عرفات کا مستقبل

یاسر عرفات نے خلیج کی جنگ کے سلسلے میں عراق کی حمایت کا اعلان کیا تھا۔ بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ اس اعلان کی وجہ سے ان کی تنظیم میں کمزوری آجائے گی اور ان کی اپنی مقبولیت بھی کم ہو جائے گی۔ لیکن یاسر عرفات نے اصرار کے ساتھ کہا ہے کہ یہ دونوں باتیں غلط ثابت ہوئی ہیں۔

یاسر عرفات جو تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین ہیں نے تیونس میں تنظیم کی ایک عمارت میں نیویارک ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ ان کی اصل مقبولیت یا ان کا استحکام لوگوں کے دلوں میں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس وقت جو مقبولیت مجھے حاصل ہے اتنی شائد پہلے کبھی حاصل نہ ہوئی ہو۔ انہوں نے کہا کہ ذرائع ابلاغ نے جو یہ خبریں اڑائی ہیں کہ تنظیم کے اندر اور باہر غیر یقینی اور افسوس کا اظہار پایا جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ انہیں واضح طور پر پوچھا گیا کہ کیا صدر صدام کی حمایت کرنے سے فلسطینی مفاد کو نقصان تو نہیں پہنچا۔ یاسر عرفات نے جواباً کہا کہ میں نے جو کچھ کیا وہ اپنے لوگوں کی اقتدا میں کیا۔ یہ دراصل ہمارے لوگوں کا منشاء تھا کہ صدر صدام کی حمایت کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ تو ممکن ہی نہیں کہ انسان جمہوریت پسند بھی ہو اور پھر لوگوں کی بات بھی نہ مانے۔ بعض لوگوں نے صدر صدام حسین کے سلسلے میں اعتذار کا رنگ اختیار کیا کیونکہ وہاں فلسطینی موجود تھے۔ لیکن یاسر عرفات نے کہا کہ میرے ساتھ سارے فلسطینی ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اس تنظیم کی صدارت کو چھوڑنے کے لئے تیار ہیں تو انہوں نے کہا کہ اگر فلسطینیوں کی اکثریت اس بات کا تقاضا کرے کہ مجھے اب تنظیم آزادی فلسطین کا چیئرمین نہیں رہنا چاہیئے تو میں یقیناً صدارت سے الگ ہو جاؤں گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ میرے پاس تو ابھی کئی ایسی باتیں ہیں جنہیں میں ٹرمپ کارڈ کے طور پر استعمال کر سکتا ہوں اور میرا سب سے بہتر ٹرمپ کارڈ میرے اپنے لوگ ہیں۔ جب تک ان کا ۵۰ فیصد میرے ساتھ ہیں۔ میں کسی صورت بھی صدارت چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ یاسر عرفات نے نیویارک ٹائمز کو بتایا کہ خلیج کے تنازعے کی وجہ سے تنظیم آزادی فلسطین کو ۱۰۰ ملین ڈالر سالانہ سے ایک حصہ نہیں ملا۔ اگرچہ یہ ریاستیں تنظیم کی امداد کرتی رہی ہیں۔ لیکن موجودہ حالات میں ہمیں اس رقم سے محروم ہونا پڑا ہے۔ انہوں نے اس بات کا بھی اقرار کیا کہ تنظیم آزادی فلسطین اس وقت مشکل حالات میں سے گزر رہی ہے۔ اور جہاں تک خلیج کی جنگ کا تعلق ہے یہ صرف تنظیم کے لئے ہی نہیں۔ اوروں کے لئے بھی مشکلات کا باعث بنی ہے۔ ساری عرب دنیا اس میں مبتلا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اب میں استعفیٰ دے دوں تو امریکہ کو اس بات کا موقع مل جائے گا کہ نوجوان جو کم تجربہ کار ہیں اور نہیں جانتے کہ کس وقت کیا کیا جانا چاہیئے انہیں آگے لا کر ایسے فیصلے کروالیں گے جو امریکہ کے حق میں ہوں گے۔ دراصل امریکہ یاسر عرفات کی جگہ کسی اور شخص کو تنظیم کا لیڈر بنا کر اس کے ساتھ گفتگو کرنا چاہتا ہے۔

اسرائیلی مفاد

سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر نے کہا کہ وہ مشرق وسطیٰ میں سب سے طویل تنازعہ یعنی عرب اسرائیل کے ختم کرنے کے لئے گفتگو برائے امن دوبارہ شروع کریں گے۔ یہ بات انہوں نے اپنے پہلے دس روزہ سات ملکی دورے کے بعد کہی۔ اس دورے میں انہوں نے مشرق وسطیٰ کے بعض ممالک اور سوویت یونین کا دورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے اس پہلے دورے نے انہیں یہ اعتماد دیا ہے کہ کامیابی کی کھڑکی کھلی ہے اور صحیح معنوں میں امن کے متعلق گفتگو بھی ہو سکتی ہے۔ اور امن قائم بھی ہو سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ کو اس سلسلے میں خاصی تیزی کے ساتھ چلنا ہوگا۔

ان کا دوسرا دورہ عنقریب شروع ہوگا جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ امریکہ نے اس معاملے میں پوری کوشش کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اگرچہ یہ بات نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ امریکہ یہ سارا معاملہ اپنے ہی مفاد میں اٹھا رہا ہے۔ اسے ان علاقوں پر اپنا تسلط جمانا ہے اور اس کے ساتھ ہی اسرائیل کو اس علاقے کی ایک سپر پاور بنتے دیکھنا ہے۔ اسرائیل کا امریکہ پر کچھ ایسا جادو چلا ہوا ہے کہ وہ اپنی جملہ پالیسیوں کو اسرائیل کے مفاد ہی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جس امن کی امریکہ بات کر رہا ہے وہ بظاہر ہوگا تو امن ہی لیکن اس کے پس منظر میں اسرائیل کے مفادات کو یقیناً فائدہ پہنچے گا۔

کویت چلئے

کویت کی آزادی کی بحالی کے بعد کویت کی حکومت اور اسکے باشندوں کی سب سے زیادہ دلچسپی اس بات میں ہے کہ عالمی برادری اب مل جل کر کویت کی تعمیر نو میں حصہ لے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ روپیہ تو کویت ہی کا لگے گا۔ لیکن معمار اور ٹیکنیشن اور مزدور بہت سے دوسرے ممالک کو مہیا کرنے پڑیں گے۔ اگرچہ کئی ممالک اس بات کے لئے پہلے ہی کویت کی یقین دہانی کرا چکے ہیں کہ وہ اسکی تعمیر نو میں بھرپور حصہ لیں گے۔ لیکن اس کے باوجود کویت ادھر ادھر دیکھ رہا ہے کہ زیادہ لوگ آگے آئیں۔ زیادہ لوگوں کو تعمیر نو میں حصہ دار بنانے کے لئے ضروری ہے کہ عالمی برادری کو یہ بتایا جا سکے کہ کویت میں کس قدر تباہی لائی گئی ہے۔ چنانچہ امریکہ میں کویت کے سفیر سعود ناصر صباح نے اس بات کا انتظام کیا ہے کہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ آگے آئیں تاکہ وہ انہیں کویت لے جا کر تباہی کے مناظر دکھا سکیں۔ یہ دورہ تعمیر نو میں خاصا ممد ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے تمام اخراجات کویت کی حکومت ادا کرے گی۔ اور اس دورے کا نام "کویت کی پہلی آزادی کی پرواز" رکھا گیا ہے۔ سفیر موصوف نے متعدد لوگوں سے مل کر یا ان سے ٹیلیفون پر بات کر کے یا اپنے دستخطوں سے دعوت نامے بھیج کر کویت ان کے ساتھ چلنے کی درخواست کی ہے۔ انہوں نے کانگریس کے اراکین کو دعوت تو دی ہے۔ لیکن وہ منظور نہیں کی جا سکی اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ کسی غیر ملک کی حکومت کی طرف سے اخراجات ادا کر کے ان اراکین کو سفر کروانا امریکہ کے قوانین کے خلاف ہے۔ اس وقت تک تجارت کے سیکرٹری نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جائیں گے اور اسی طرح مصنوعات اور امریکی ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کمپنی کے افراد بھی جانے کے لئے تیار ہیں امریکی عرب تعلقات کی قومی کونسل کے صدر نے بھی جانے کا وعدہ کیا ہے۔ سفیر موصوف اور ان کے خاندان کے افراد عراقی حملے کے بعد پہلی دفعہ واپس کویت جائیں گے۔

کویت کی بربادی کو بیان کرنے کے لئے اور اس طرح کویت کے لئے ہمدردیاں حاصل کرنے کی خاطر کویت کے سفیر نے بعض ایجنٹوں سے کام لینا شروع کیا ہے۔ اگرچہ امریکہ میں ٹیلیوژن کے ذریعے سب کچھ دکھایا جا چکا ہے لیکن اس کے باوجود محسوس کیا جا رہا ہے کہ مزید تفصیلات دی جانی چاہیئں کویتیوں کو امریکی باشندوں سے قریب آتے ہوئے اس طرح بھی دکھایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے ملک کے جھنڈے کے ساتھ ساتھ امریکہ کا جھنڈا بھی اٹھایا ہوا ہے۔ یہ سفیر یعنی سعود ناصر صباح اس فیملی سے تعلق رکھتے ہیں جو کویت پر حکمرانی کرتی ہے۔ انہوں نے ہر ممکن طریق سے کویت کی اشتہار بازی کا سامان کیا ہے۔ اس وقت کویت میں یہ خبریں بھی گشت لگا رہی ہیں کہ کویت کی حکمران فیملی ایسے قاتلوں کا ایک گروہ اکٹھا کر رہی ہے جو ان کی مخالفت کرنے والوں کو موت کے گھاٹ اتاریں گے اور اس بات کے متعلق شکوک و شبہات بڑھ رہے ہیں کہ جمہوریت کو کتنی جلدی رائج کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس وقت یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ حکومت کے سرکردہ افراد جلد کویت واپسی میں دلچسپی نہیں رکھتے سفیر موصوف کو جب یہ پتہ چلا کہ کانگریس کے اراکین امریکی قانون کے ماتحت اس بات سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے کہ کویت کی حکومت ان کے اخراجات برداشت کرے تو انہوں نے نجی طور پر رقوم اکٹھی کرنے کی کوشش شروع کر دی چنانچہ تھوڑے ہی وقت میں انہیں اتنی رقم میسر آگئی کہ مزید لوگوں اور کمپنیوں کو روپیہ دینے سے روکنا پڑا۔ چنانچہ اس نجی جمع کردہ فنڈ کے ذریعے کانگریس کے اراکین کو ساتھ لے جانا بھی ممکن ہو گیا۔ سفیر موصوف نے ان ساری کوششوں کے بعد اعلان کیا کہ ہم اس دورے کو تجارتی نہیں بنانا چاہتے۔ اسلئے بہرحال آنے جانے کا خرچ کویت حکومت ہی ادا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:

واقعاتِ عالم

اسلامی تاریخ میں ایک واقعہ آتا ہے کہ اسلامی لشکر کو ایک جگہ شکست ہوئی۔ حضرت عمرؓ نے تمام آدمی جو مہیا کئے جا سکتے تھے اس لشکر کی مدد کے لئے بھیج دیئے۔ مگر لشکر پھر بھی کم تھا۔ ایرانی لشکر کی تعداد ۳۰ ہزار تھی۔ اور جس مقام پر یہ جنگ ہو رہی تھی۔ اس مقام کے درمیان اور مدینہ کے درمیان کوئی روک نہ تھی۔ اسلامی جرنیل نے اسوقت ایک تقریر کی کہ تم آج اسلام کے احیاء اور بقاء کے ذمہ دار ہو۔ اگر تم آج شکست کھا گئے۔ تو تمہارے اور مدینہ کے درمیان کوئی فوج نہیں۔ جو اس لشکر کو روک سکے اگر دشمن یہاں سے نکل گیا تو سیدھا مدینہ پر جا کر حملہ کرے گا۔ اس وقت خنساءؓ نامی ایک مشہور شاعرہ عورت نے اپنے تین لڑکوں کو بلایا اور کہا تمہارا باپ بدکار تھا۔ میں اپنے بھائی سے قرض لا لا کر اسے دیتی رہی۔ آخر وہ مر گیا اور تم چھوٹے چھوٹے رہ گئے۔ میں نے محنت مزدوری کر کے تمہیں پالا اور اپنی ساری زندگی پاکیزگی اور پاک دامنی سے گذاری تم ان تمام باتوں کے گواہ ہو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر خنساءؓ نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں بہت محنت مشقت سے پالا ہے۔ اور اسکے بدلہ میں میں نے تم سے کوئی خدمت نہیں لی۔ انہوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے۔ پھر ماں نے کہا تم میرے تین بچے ہو اور تمہارے بغیر میرا دنیا میں کوئی نہیں اور میری محبت تمہاری خدمت سے ظاہر ہے دیکھو آج اسلام پر ایسا وقت ہے کہ اسے لڑائی کے لئے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اسلئے تم لڑائی میں جاؤ۔ اگر شام میں فتح پا کر لوٹے تو زندہ لوٹنا نہیں تو تمہاری لاشیں میدانِ جنگ میں پڑی ہوئی نظر آئیں اگر تم نے میرا یہ حکم نہ مانا تو میں قیامت کے دن تمہیں دودھ نہیں بخشوں گی۔ لڑکوں نے کہا ہاں اماں ہمیں منظور ہے۔ یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گئے۔ سب سے بڑی مصیبت جو مسلمانوں کو اس جنگ میں پیش آئی وہ یہ تھی۔ کہ ایرانی اس جنگ میں لڑائی کے سدھائے ہوئے ہاتھی مقابلہ پر لائے تھے۔ جب کوئی گھوڑا یا اونٹ ہاتھیوں کے سامنے آتا تھا تو بھاگ جاتا تھا۔ ایک مسلمان جرنیل آیا اور اس نے ان تینوں میں سے دو بھائیوں کو کہا کہ تم میرے ساتھ مل کر چلو ہم سامنے سے ہاتھیوں پر حملہ کر دیں گے گو موت یقینی ہے۔ لیکن امید ہے اس طرح باقی مسلمان بچ جائیں گے۔ انہوں نے کہا ہمیں منظور ہے۔ ہاتھی پر سامنے سے حملہ کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ جو لڑائی کے سدھائے ہوئے ہاتھی ہوتے ہیں۔ وہ آدمی کو سونڈ میں لپیٹ کر زمین سے اٹھا کر دے مارتے ہیں۔ انہوں نے جاتے ہی سردارِ لشکر کے ہاتھی پر حملہ کر دیا۔ دونوں بھائیوں میں سے ایک ہاتھی کے دائیں طرف ہو گیا اور دوسرا بائیں طرف۔ اور وہ جرنیل خود سامنے کھڑا ہو گیا۔ جب سامنے سے جرنیل حملہ کرتا تو ہاتھی دائیں بائیں منہ پھیرتا جب ہاتھی دائیں طرف منہ کرتا تو دائیں طرف والا اسکی سونڈ پر تلوار مارنے کی کوشش کرتا۔ ہاتھی اسے اپنی سونڈ سے اٹھا کر زمین پر دے مارتا۔ پھر جب ہاتھی بائیں طرف منہ کرتا تو دوسرا بھائی اسکی سونڈ پر تلوار مارنے کی کوشش کرتا۔ ہاتھی اسے بھی اپنی سونڈ سے اٹھا کر زمین پر دے مارتا۔ لیکن وہ دونوں بھائی اسکے پہلوؤں سے نہ ہٹے۔ حتیٰ کہ انہوں نے اسے بری طرح زخمی کر دیا آخر ہاتھی گھبرا کر پیچھے بھاگا۔ اس ہاتھی کا بھاگنا تھا کہ اس کے دوسرے اس کے ساتھ کے ہاتھی بھی بھاگ نکلے اور ہاتھیوں کے بھاگنے سے دوسرے لشکر میں کھلبلی مچ گئی اور سارا ایرانی لشکر بھاگ نکلا۔ اور اسلامی لشکر نے فتح پائی۔ پس یہ بھی عورتیں تھیں جنہوں نے اپنے بچوں کا میدانِ جنگ میں شہید ہونا پسند کیا اور ناکامی کی صورت میں ان کا منہ دیکھنا پسند نہ کیا اور آج وہ عورتیں ہیں کہ بچوں کو زندگی قربان کرنے کی تعلیم دینا تو الگ رہا انہیں زندگی وقف کرنے سے روکتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ عورتوں میں جذباتی رنگ بہت غالب ہوتا ہے۔ اگر ان کے جذبات سے اپیل کی جائے تو وہ نیکی میں کہیں کی کہیں نکل جاتی ہیں۔ ایک جنگ میں حضرت سعدؓ کمانڈر تھے۔ ان کو ایک نو مسلم سپاہی کے متعلق شکایت پہنچی کہ اس نے شراب پی ہے۔ حضرت سعدؓ نے اسے قید کر دیا۔ حضرت سعدؓ کے سرین پر گھمبیر تھا۔ اسلئے سواری پر نہ بیٹھ سکتے تھے۔ آخر عرشہ بنوایا گیا اور عرشہ پر نیم دراز ہو کر حضرت سعدؓ احکام جاری فرماتے رہے۔ جہاں حضرت سعدؓ کا خیمہ تھا۔ اسکے پاس ہی وہ سپاہی قید تھا۔ جسوقت لڑائی کے نعرے بلند ہوتے یا لڑائی کے میدان سے کوئی افسوس ناک آواز آتی تو یہ نو مسلم غصے کی وجہ سے زنجیر کو کھینچتا اور کہتا۔ اے کاش! میں آج جنگ میں شریک ہوتا۔ کوئی مسلمان ایسا ہے جو مجھے آزاد کر دے گو میں گنہگار تو ہوں لیکن اسلام کا درد میرے سینے میں دوسروں سے کم نہیں مگر مسلمان سپاہی اسکو آزاد کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ وہ حضرت سعدؓ کی ناراضگی سے ڈرتے تھے آخر ان کی بیوی نے کہا کہ خواہ کچھ ہو جائے۔ میں اسکی زنجیر کھول دیتی ہوں مجھ سے اسکی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔ انہوں نے اسکی زنجیر کھول دی اور اسے آزاد کر دیا۔ وہ منہ پر نقاب ڈال کر مسلمانوں میں شامل ہو گیا۔ مسلمان لشکر کے ساتھ مل کر وہ جس جگہ حملہ کرتا باقی لشکر کے دل بھی بڑھ جاتے تھے۔ جب شام کو لڑائی بند ہوئی تو وہ بھاگ کر اپنی جگہ پر آ گیا۔ اور حضرت سعدؓ کی بیوی نے اس کو پھر زنجیر لگا دی۔ حضرت سعدؓ کو شک پڑتا تھا کہ آج حملہ کے وقت فلاں آدمی معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ حملہ تو اسی طرح کرتا تھا۔ پھر کہتے وہ تو قید ہے۔ وہ نہیں کوئی اور ہو گا۔ اگلے دن جب لڑائی شروع ہوئی تو حضرت سعدؓ کی بیوی نے پھر اسے کھول دیا اور وہ پھر مسلمان لشکر میں جا ملا۔ اور نہایت شجاعت اور بہادری سے دشمن کے لشکر پر حملہ کرتا رہا۔ آخر شام کو جب مسلمانوں کو فتح ہو گئی۔ اور حضرت سعدؓ کو شک پڑ گیا کہ حملہ کے وقت مجھے وہی سپاہی معلوم ہوتا تھا۔ جسے میں نے قید کیا ہوا ہے۔ بیوی سے کہا تمہاری شرارت معلوم ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے تم نے اسے کھولا تھا۔ میں تمہیں قانون شکنی کی سزا دوں گا۔ بیوی نے کہا کہ آپ جو سزا چاہیں مجھے دیں۔ لیکن میری غیرت نے یہ برداشت نہ کیا کہ میرا خاوند تو محض لڑائی کا نظارہ دیکھتا رہے اور جس شخص کو اسلام کا اس قدر درد ہو کہ وہ لڑائی کی آواز پر زنجیر کو توڑنے کی کوشش کرے اسے اس طرح قید رکھا جائے۔

بیوی کی یہ دلیرانہ بات سن کر حضرت سعدؓ کا غصہ جاتا رہا اور انہوں نے اس نو مسلم کو معاف کر دیا۔ پس عورتوں میں جذباتی رنگ غالب ہوتا ہے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

ہیں۔ چنانچہ دیکھو ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے (نساء آیت ۷۰) صالحیت کو سب سے ادنیٰ مقام قرار دیا ہے اور دوسری طرف حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں کے متعلق فرماتا ہے (تحریم آیت ۱۱) وہ دونوں ہمارے صالح بندوں کے نکاح میں تھیں۔ حالانکہ نوحؑ اور لوطؑ دونوں نبی تھے۔ اسی طرح حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ کے متعلق فرماتا ہے (انبیاء آیت ۷۳) ہم نے ان سب کو صالح بنایا حالانکہ حضرت اسحٰقؑ اور حضرت یعقوبؑ بھی نبی تھے۔ پھر حضرت یحیٰؑ کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا (آل عمران آیت ۴۰) وہ صالحین میں سے نبوت کا مقام حاصل کرے گا۔

اسی طرح حضرت مسیحؑ کے متعلق آتا ہے (آل عمران آیت ۴۷) وہ چھوٹی عمر میں بھی لوگوں سے کلام کرے گا۔ اور بڑی عمر میں بھی اور صالحین میں سے ہو گا۔ حالانکہ حضرت مسیحؑ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صالح کے لفظ کا استعمال مختلف معانی رکھتا ہے۔

بقیہ: صـ۵ سے آگے

کرے گی۔ گذشتہ دنوں یہ خبر بھی اخبارات میں چھپی تھی کہ پاکستان نے بھی کویت کی تعمیرِ نو میں حصہ لینے کے انتظامات شروع کر دیئے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کو فراخدلی کے ساتھ ہر قسم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے بلا تفریق نسل و رنگ اور مذہب پاکستانیوں کو کویت بھیجنا چاہیئے۔ اگر کسی خاص پارٹی نے صرف اپنے اراکین کو بھیجنے کی کوشش کی یا کسی خاص فرقے، مذہب، صوبے کے لوگوں کے جانے میں رکاوٹ ڈالی تو یہ عمل انسانیت کے وقار کے خلاف ہو گا۔ اور عالمی برادری اسے کبھی برداشت نہیں کرے گی۔ اور ایسا کرنے والوں کو تاریخ معاف نہیں کرے گی۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

چھوڑنا باقی دنوں کی نسبت زیادہ آسان ہوتا ہے اور رمضان ایسے بابرکت عہد کے ایفاء میں بہت ممد ہوتا ہے۔ انسان دعا سے مزید اس عہد کو پختہ کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب (ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر) مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور کی اہلیہ صاحبہ ایک ماہ سے بائیں جانب فالج کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

○ ـــــ مکرم میجر محمد عبداللہ صاحب مہار صدر حلقہ شمالی چھاؤنی ۔ لاہور عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری شدید ہے۔ C.M.H لاہور کے انتہائی نگہداشت یونٹ میں زیر علاج ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال: محترمہ حرمت بی بی صاحبہ زوجہ عبدالعزیز صاحب مورخہ ۱۷۔ فروری ۱۹۹۱ء کو بعارضہ قلب وفات پاگئیں۔

موصوفہ اپنے بڑے بیٹے کی عیادت کیلئے بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ تشریف لے گئی تھیں۔ وہاں وفات پاگئیں۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور بعد نماز عشاء مکرم حکیم محمد عقیل صاحب معلّم وقف جدید نے بیت السلام میں نماز جنازہ پڑھائی اور بعد میں تدفین عمل میں آئی۔

موصوفہ کی عمر ۷۵ سال تھی اور پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ ضیاء الاسلام پریس ربوہ کے دو کارکنان مکرم عبدالمجید صاحب اور مکرم محمد لطیف صاحب کی والدہ تھیں۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

"(نسیم اختر صاحبہ بابت ترکہ عنایت اللہ صاحب امجد)"

مکرم عنایت اللہ صاحب امجد کارکن اصلاح و ارشاد کا جمع شدہ پراویڈنٹ فنڈ مبلغ ۳۲/۱۱۹۱ روپے ان کی بیوہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ کو ادا کیا جانا مقصود ہے۔ لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(رفیق احمد صاحب طیب بابت ترکہ مولوی عطاء محمد صاحب)

مکرم رفیق احمد صاحب طیب ابن مکرم مولوی عطاء محمد صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) سکنہ مکان ۳۱/۵ دارالعلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ موصوف کا پلاٹ ۲۲/۴ دارالیمن میرے نام منتقل کر دیا جائے لہذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔"

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خاں صاحب کے سوانح حیات سے متعلق ایک مضمون شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ اگر آپ کبھی ان سے ملے ہوں یا ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہو تو آپ ضرور ہماری معاونت فرمائیں۔ اپنے خیالات کا اختصار کے ساتھ اظہار کرکے ہمیں ممنونیت کا موقع دیں

(ادارہ)

علمی اور ورزشی مقابلے

مجلس اطفال الاحمدیہ شاہ تاج شوگر ملز کے زیر اہتمام اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلے منعقد ہوئے۔ جس میں اطفال نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ علمی مقابلوں میں تلاوت ۔ نظم، تقریر، بیت بازی اور عام دینی معلومات کے مقابلے شامل تھے اس کے علاوہ نماز باجماعت میں باقاعدگی اختیار کرنے والے بچوں کو بھی انعامات دئیے گئے۔ صحت جسمانی کے سلسلہ میں سنگل دوڑ ڈبل دوڑ۔ سائیکل ریس ۔ بیڈمنٹن۔ فٹ بال میرد ڈبہ اور کرکٹ کے مقابلے کروائے گئے۔ مقابلہ جات کے اختتام پر مکرم میجر بشیر احمد صاحب نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال اور ٹیموں میں انعامات تقسیم کئے۔

(شیخ ناصر محمود)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

رمضان کے بابرکت ایام میں وقف جدید دفتر اطفال کی وصولی کو تیز کرکے ٹارگٹ کے حصول کی کوشش فرمائیں۔

(مہتمم اطفال)

رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے ثابت ہے۔ کہ صدقہ و خیرات اور ماہ رمضان کا گہرا تعلق ہے۔ آپ بھی تحریک جدید کا چندہ اس مبارک مہینہ میں ادا فرما کر دوہرا ثواب حاصل کیجئے نیز اپنی جماعت کے جملہ مرد و زن کو اس کار خیر کی تحریک فرمائیں تا زیادہ سے زیادہ افراد ۲۹۔ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کا شرف پاسکیں۔ ۱۳۔ اپریل ۱۹۹۱ء تک فہرستیں مرکز میں پہنچا دی جائیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

وقفِ نو کے متعلق

ضروری وضاحت

تحریک وقفِ نو کا آغاز ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو ہوا۔ ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کو تحریک وقفِ نو کی مقررہ مدت ختم ہو رہی ہے اس لئے اس تاریخ کے بعد تحریک وقفِ نو میں شمولیت ختم ہو جائے گی۔

اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اصولی ہدایت کے مطابق :۔

"وہ احباب جن کے اس چار سال کے عرصہ (۳ اپریل ۱۹۸۷ء ۔ ۳ اپریل ۱۹۹۱ء) میں بچے پیدا ہوئے ہیں مگر انہوں نے وقف کی درخواست نہیں بھجوائی اور ۳ اپریل ۱۹۹۱ء کے بعد اس عرصہ میں پیدا شدہ بچوں کو وقف کرنا چاہیں گے وہ وقفِ نو میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔"

جماعت کے جملہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ یہ ہدایت بار بار احبابِ جماعت تک پہنچا دیں تاکہ جو والدین اس دوران پیدا ہونے والے بچے وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اس بابرکت تحریک سے محروم نہ رہ جائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

موصیان کرام

○ اگر کسی موصی کی جائیداد میں اس کے ورثاء کی طرف سے کوئی ایسا اضافہ عمل میں آئے جو دراصل موصی کا نہ ہو تو موصی کے لئے لازمی ہوگا۔

الف: اسکی قبل از وقت اطلاع دے کر دفتر سے اجازت حاصل کرے۔

ب: یہ بیان دے کہ وہ معین اضافی جائیداد اس کی وفات کے بعد ورثاء میں تقسیم کی جائے ، اور ایسے بیان پر حتی الامکان اپنے ورثاء کے دستخط کرائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل ۲۷۹۴۴ میں مرزا صفدر علی ولد مرزا صادق علی صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 854/8 عزیز آباد کراچی نمبر 38 بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰/۱۲/۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے ۔/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا صفدر علی ولد مرزا صادق علی 854/8 عزیز آباد کراچی نمبر 38۔ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری نذیر احمد مرکزی سیکرٹری مال کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمایاں کامیابی

مکرم سید احمد رضوان صاحب ولد مکرم سید عبد الحی صاحب ناظر اشاعت نے امسال انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور سے الیکٹرانکس انجنیئرنگ کا امتحان ۸۰ ٪ نمبر حاصل کر کے پاس کیا ہے یونیورسٹی نے ان کی اس نمایاں کامیابی پر انہیں آنرز (HONOURS) کی ڈگری سے بھی نوازا ہے جو کہ ایک نمایاں اعزاز ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک فرمائے اور آئندہ کے لئے نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو جماعت اور والدین کے لئے مفید وجود ہو۔

(ناظر تعلیم)

تحریک جدید کے مجاہدین کے لئے ۲۹ رمضان المبارک کی تقریب حصول دعا کیلئے ایک نادر موقع ہوتا ہے۔ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ ہر اُس مجاہد کے لئے دعا کرتے ہیں۔ جس نے ۲۹ رمضان سے پہلے اپنی مالی قربانی کا وعدہ پورا کر دیا ہو۔ اس لئے مجاہدین سے گذارش ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات تحریک جدید کی ادائیگی سے جلد از جلد سبکدوش ہونے کی سعی فرمائیں۔

دوسرے یہ امر ملحوظ رہے کہ امسال اس دعائیہ فہرست کے ساتھ ان جماعتوں کی فہرست بھی بغرض دعا پیش حضور کی جائے گی۔ جنہوں نے وعدہ جات کا مقررہ ٹارگٹ حاصل کر لیا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ اس دعا سے بھی پوری طرح بہرہ ور ہونے کی سعی فرمائیں اور مرکز میں ٹارگٹ کے بارے میں اطلاع دینے میں مسابقت الی الخیرات کے جذبہ سے کام لیں۔

کتابت کی دنیا میں انقلاب

آپ کا اپنا ادارہ

الخطاط گرافکس کمپیوٹرائزڈ

اُردو ۔ انگریزی کمپیوٹر کمپوزنگ
انتہائی ارزاں نرخ پر

۱۱۵ ۔ میکلوڈ روڈ ، نزد لکشمی چوک ۔ لاہور
فون ۔۔۔۔۔ ۲۲۴۲۲۵

پروپرائیٹر ۔۔۔۔۔ محمد شفیق طاہر ۔ میاں سعید احمد

والدین کے پُر زور اصرار پر

الاحمد کیمبرج اکیڈمی

میں وین کا انتظام ہو گیا

جو والدین اپنے بچوں کو ادارے کی وین پر بھجوانا چاہیں وہ دفتر سے رابطہ کریں۔

نوٹ : نصرت گرلز ہائی سکول کی طالبات بھی اگر وین استعمال کرنا چاہیں تو الاحمد کیمبرج اکیڈمی کے دفتر سے رابطہ کریں۔

منجانب : مینجنگ ڈائریکٹر الاحمد کیمبرج اکیڈمی
۱۷/۱۱ دار الصدر جنوبی ۔ ربوہ

سرکن دُو اپھارہ

نیز دیگر امراض حیوانات مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار و داہ، چیچک وغیرہ کیلئے کیور ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔

(ویٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں)

لاہور : ۔۔۔۔۔ پاکستان میڈیکوز ۔ لوئر مال
کراچی : ۔۔۔۔۔ شہزاد میڈیکل سٹور ۔ بھینس کالونی روڈ نمبر 5 لانڈھی
فیصل آباد : ۔۔۔۔۔ میاں شادی میڈیسن ۔ گول امین پور بازار
راولپنڈی : ۔۔۔۔۔ جرمن ہومیو لیبارٹریز ۔ بوہڑ بازار
ملتان ۔۔۔۔۔ زکریا میڈیکل سٹور ۔ بیرون لوہاری گیٹ
رحیم یار خان : ۔۔۔۔۔ رحمت میڈیکل سٹور ۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

لاہور ۔ کراچی

ہیڈ آفس : ربوہ فون : ۔۔۔۔۔ ۱۷۷ ، ۶۰۶

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان کے وزیر اعظم نے کویت کے دورے کے دوران امیر کویت کو کویت کی تعمیر نو کے لئے اپنے تمام وسائل فراہم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ پاکستان تیل کے کنوؤں کی آگ بجھانے اور بارودی سرنگیں صاف کرنے کے لئے اپنے اخراجات پر افرادی قوت فراہم کرنے کے لئے تیار ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی پیشکش قبول کر لی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان پیرا میڈیکل سٹاف بھی بھجوائے گا۔ کویت کو کھانے پینے کی اشیاء بھی مفت فراہم کرنے کو تیار ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس میاں محبوب احمد نے حکم جاری کیا ہے کہ جیلوں سے نمبرداری نظام ختم کر دیا جائے اور قیدی بچوں کی جرائم اور علاقے کے اعتبار سے درجہ بندی کی جائے۔

○ سندھ کے رہنما جی ایم سید نے کہا کہ امریکہ کے نئے ورلڈ آرڈر کے تحت سندھ بھی آزاد ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پاکستان سے سخت نفرت ہے سندھ کو اگر آزادی نہ ملی تو مجبوراً ہمیں بھارت سے الحاق کرنا پڑے گا۔

○ سندھ کے دو بڑے سیاسی لیڈروں غلام مصطفےٰ جتوئی اور محمد خان جونیجو کے درمیان صلح ہو گئی ہے۔ اور اب بے نظیر بھٹو اور جتوئی کے درمیان بھی ملاقات کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ نے کہا ہے کہ کیا قرآن پر ہاتھ رکھ کر یقین دلاؤں کہ فوج اقتدار نہیں سنبھالے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا کام ہے کہ وہ افواہوں کو ختم کرے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر اب سندھ کے رحم و کرم پر ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ مغربی افریقہ کے ملک مالی میں تین دن کے حکومت مخالف مظاہروں کے بعد ملک کے صدر موسیٰ تراؤڈ نے اعلان کیا ہے کہ وہ مستعفی نہیں ہوں گے۔ خبروں کے مطابق فوج سے جھڑپوں میں ۱۵۰ افراد ہلاک اور ۱۰۰۰ کے قریب زخمی ہو گئے ہیں۔

○ چین کے وزیر اعظم مسٹر لی پنگ نے کہا ہے کہ خلیج سے تمام غیر ملکی فوجوں کو واپس چلے جانا چاہیئے۔

○ بھارتی فضائیہ کا طیارہ گر کر تباہ ہو جانے سے ۲۸ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ کرد باغیوں نے عراقی حکومت کے خلاف امریکہ سے مدد طلب کر لی ہے۔

○ بحرین اور سعودی عرب میں امریکی افواج کے مستقل قیام کا منصوبہ بنا لیا گیا ہے۔ بحرین میں امریکی کمان کا ہیڈ کوارٹر قائم کیا جائے گا۔

○ عوامی فوج نے مقدس شہر کربلا سے صدامی فوجوں کو باہر دھکیل دیا ہے۔ باغی فوجیوں نے بغداد کا محاصرہ کر لیا ہے۔ عراق کے کئی دیگر شہروں میں شدید لڑائی جاری ہے۔ صدام حسین کی فوج پر بدستور الزام لگایا جا رہا ہے کہ صدامی فوجی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے فاسفورس اور نیپام بم برسا رہے ہیں۔

○ سپین میں سیاسی پناہ لینے والے عراقی سفیر کو ریاض پہنچا دیا گیا ہے۔ سعودی حکومت اس سابق سفیر کی مدد کر کے صدام حسین کے خلاف حکومت قائم کرنے کی کوشش کرے گی۔

○ عراق نے مزید ۱۱۵۴ کویتی رہا کر دیئے ہیں۔ عراق کے بھی ایک ہزار قیدی رہا ہو گئے ہیں۔

بقیہ : صا سے آگے

کی قدرتوں پر یقین اور اس بات پر یقین کے نتیجہ میں جو ہستی مجھے یہ خبر دینے والی ہے وہ دراصل میں اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کے بعد وہ بالکل بے فکر اور مطمئن ہو گئی"۔

(خطاب لجنہ اماء اللہ بر موقع سالانہ اجتماع ۲۱ ۔ اکتوبر ۱۹۶۷ء)